سوال

شادی کے کچھ عرصہ بعد علم ہوا کہ بیوی اللہ کے وجود میں شک کرتی ہے

جواب

لحمد للہ.

ں :

ں وقت صحیح ہوتا ہے جب اس پر پختہ یقین ہو چنانچہ جب بھی ایمان میں شک پیدا ہو جائے تو ایمان صحیح نہیں ہوتا، اور ایسا کرنے والے شخص کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حکم دیا جائیگا.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر (پکا) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں، اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں، یہی سچے اور راست گو ہیں الحجرات (15).

عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ر سبحانہ وتعالی نے ایمان میں عدم ریب کی شرط لگائی ہے جو کہ شک ہے، کیونکہ ایمان وہی فائدہ مند ہے میں شک وشبہ نہ ہو بلکہ یقینی اور پختہ ہو، اللہ سبحانہ وتعالی نے جن اشیاء پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے جن میں کسی بھی قسم کی شک کی گنجائش نہیں اس پر یقین رکھنا ضروری ہے " انتہی

ں (802).

امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، جو بندہ بھی ان پر ایمان رکھ کر اس میں بغیر کسی شک وشبہ کے اللہ سے ملے تو وہ جنت میں داخل ہوگا "

ر (27).

چنانچہ جب مسلمان شخص کو اللہ کے وجود میں ہی شک پیدا ہو جائے تو وہ اس شک کی بنا پر ایمان سے خارج ہو جائیگا اور وہ کافر و مرتد شمار ہوگا.

م :

نے سوال میں بیان کیا ہے کہ آپ دونوں ہی فرائض (نماز) کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے تھے : اگر تو آپ کا مقصد نماز کی عدم ادائیگی سے مراد مکمل طور پر نماز ادا نہ کرنا ہے تو یہ کفر اور مخرج من الاسلام ہے، اور اگر آپ کا اس سے مقصد بعض اوقات نماز کی ادائیگی اور بعض اوقات ترک کرنا ہے تو یہ کفر نہیں ہوگا

ر (89722) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

، علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں نماز کی ادائیگی نادر طور پر کبھی کبھار کرتا ہوں، اور میں نے اس عرصہ میں شادی بھی کی ہے، اور الحمد للہ اب میں نمازی بن چکا ہوں، اور حج بھی کر لیا ہے اور اللہ سے اپنے پچھلے گناہوں کی توبہ کر چکا ہوں لیکن مجھے یہ علم نہیں کہ اس عقد نکاح کا حکم کیا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں ؟

اور اگر جائز نہ تھا تو مجھے کیا کرنا ہوگا، یہ علم میں رہے کہ اس بیوی سے میرے پانچ بچے بھی ہیں ؟

یٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

کاح کے وقت آپ کی بیوی آپ کی طرح بعض اوقات نماز ادا کرتی اور بعض اوقات ادا نہیں کرتی تھی تو نکاح صحیح ہے، اور اس نکاح کی تجدید ضروری نہیں، کیونکہ تم دونوں ہی ترک نماز کے متعلقہ حکم میں برابر تھے اور وہ کفر ہے.

اگر عقد نکاح کے وقت عورت نماز پنجگانہ کی پابندی کرتی تھی تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق نکاح کی تجدید کرنا ہوگی، جب تم میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتا ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ ترک نماز سے توبہ کرنا ہوگی اور توبہ پر قائم رہنا ہوگا.

نکاح سے قبل جو اولاد پیدا ہوئی ہے وہ شرعی اولاد ہے، انہیں نکاح شبہ کی بنا پر اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور ہر قسم کی خیر و بھلائی کی توفیق نصب کرے " انتہی

ء (290/18).

ر شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

ر وہ دونوں عقد نکاح کے وقت ساری نمازیں ادا نہیں کرتے تھے، اور پھر بعد میں اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں ہدایت نصب فرمادی اور وہ نماز کی پابندی کرنے لگے تو ان کا نکاح صحیح ہے.

بالکل ایسے ہی جیسے اگر کوئی کافر شخص مسلمان ہو جائے تو اور نکاح کے باقی ہونے میں کوئی شرعی مانع نہ ہو تو ان کے نکاح کی تجدید نہیں ہوگی؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والے کسی بھی کافر کو تجدید نکاح کا حکم نہیں دیا تھا " انتہی

ز (291/10).

م :

نے کا مسئلہ تو اس میں تفصیل پائی جاتی ہے، اور ہم یہاں ہم اس تفصیل کو بیان کرینگے تا کہ اس کا حکم معلوم ہو جائے، اور اگر اس کو کوئی اشکال پیدا ہو تو وہ دوبارہ سوال کر لے اور جس حالت میں اسے اشکال پیدا ہوا ہو اس کی تحدید و تعیین ضرور کرے.

ر کا عقد نکاح ہوا اور ان میں سے کوئی ایک بھی مسلمان اور دوسرا مرتد ہو تو ان کا نکاح باطل ہے، اور کالعدم ہوگا جیسے وہ تھا ہی نہیں، کیونکہ مسلمان شخص کے لیے کسی مرتد عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح کسی مسلمان عورت کے لیے کافر یا مرتد شخص سے شادی کرنا جائز نہیں ہے.

ر سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو انہیں آزماؤ، اللہ تعالی ان کے ایمان کو زیادہ جانتا ہے، اور اگر تمہیں علم ہو جائے کہ وہ مومن ہیں تو انہیں کفار کی طرف مت لوٹاؤ، نہ تو وہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں، اور نہ ہی وہ کافر مرد ان عورتوں کے لیے حلال ہیں الممتحنۃ (10 ؛

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور مرتد عورت سے نکاح حرام ہے چاہے وہ کسی بھی دین پر تھی" انتہی

نی (101/7).

اور بیوی کے درمیان نکاح اس حالت میں ہوا کہ وہ دونوں کافر یا مرتد ہوں تو ان کا نکاح صحیح ہے، اور اگر وہ دونوں اسلام قبول کر لیں تو اپنے سابقہ نکاح پر باقی رہینگے، اور تجدید نکاح کی کوئی ضرورت نہیں.

ں سے کوئی ایک مسلمان ہو جائے، یا پھر عقد نکاح کے بعد مسلمان خاوند بیوی میں سے کوئی ایک مرتد ہو جائے، اور دوسرا انتظار کرے کہ ہو سکتا ہے وہ اسلام کی طرف واپس پلٹ آئے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور جب بھی وہ اسلام کی طرف واپس آ جائے تو وہ اپنے سابقہ نکاح پر ہی ہونگے، اور اسلام کی طر

ں اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتا تو ان کا نکاح فسخ ہو جائیگا.

بر (21690) اور (89722) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

وقت لڑکی کے والد کو بتانا ضروری ہے کیونکہ عقد نکاح کا صحیح ہونا اس وقت ہی ممکن ہے جب وہ موافقت کرے اس لیے کہ وہ ولی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں"

بر (1101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

بر (26745) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

لے تو الحمد للہ اور اگر قبول نہ کرے تو پھر اس کے والد کو بتانا ضروری ہے، کیونکہ والد کو اس کی ولایت و ذمہ داری حاصل ہے، اور والد کو اس پر وہ تاثیر حاصل ہے جو کسی اور کو حاصل نہیں، خاص کر آپ نے بیان کیا ہے کہ اس کا والد انتہائی دیندار ہے، اور اس طرح کے شخص کے لیے بیٹی کا اسلام سے نکل کر

ن بیوی کے ساتھ افہام و تفہیم میں نرم رویہ رکھنا ہوگا کیونکہ یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے اور وہ اس طرح حق کی طرف واپس پلٹ سکتی ہے.

لی سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ آپ دونوں کو ہدایت و توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

129487